یونیورسٹی کالج آف فارمیسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پاکستان فارمیسی کونسل PCP اور HEC کے مجوزہ پانچ تعلیمی وتحقیقی شعبہ جات نہ بنائے جانے کی وجوہات۔

فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان) رجسٹرڈ؛ فارماسسٹ الائینس، پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن

http//:www.pharmarev.com; http//:www.pharmacistfed.wordpress.com

علم ایک مستقل میراث اور دائمی دولت ہے۔ جس سے علمی تخیل عملی منصوبوں کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اشرف المخلوقات کی تخصیص اور بنی نوع انسان کی فضیلت اجاگر ہوتی ہے۔ لیکن یہ "فلسفہ علم" اٹھارہویں صدی عیسوی میں کئی اعتبار سے بدل گیا۔ جس سے انسانی معاشرے میں کئی ناپسندیدہ تبدیلیاں برپا ہونے لگیں۔ اور بدقسمتی سے آج یہ علم ایک منافع بخش کاروبار کی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ اساتذہ، انتظامیہ اور اداروں کا ایک ہی مرکز ومحور ہے۔ کہ کہاں سے اور کتنا منافع کمایا جائے۔ اسے کیسے بڑھایا جائے۔ چنانچہ آج پیشہ فارمیسی کے اکثروبیشتر ادارے رضائے الٰہی اور خدمت انسانی کی بجائے حصول دولت کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ جن علمی اداروں سے روشنی برآمد ہونی تھی۔ جہاں سے پیشہ فارمیسی کی ترقی وعروج کے راستے دریافت ہونے تھے۔ ادویاتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کی منصوبہ بندی ہونی تھی۔ ڈرگ رولز Drug Rules کی عملداری اور ماہرین ادویات کو ان کی حقیقی ادویاتی وطبی ذمہ داریاں تفویض کرنے کی بات ہونی تھی۔ علم وہنر کا فروغ اور تحقیق واشاعت کا بول بالا ہونا تھا۔ وہاں آج جبر وقہر، بددیانتی وبدعنوانی اور بے برکتی و بے قدری نمایاں دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔ قسمت نوع بشر کے چارہ گر اور صنعت نوع انسانی کے صورت گر ایک طے شدہ بددیانتی (Engineered corruption) میں ملوث ہیں۔

انتہائی عزیز ساتھیو! پاکستان فارمیسی کونسل کے مسلسل اصرار کے باوجود الا ماشاءاللہ کراچی یونیورسٹی کے علاوہ کسی بھی فارمیسی کے ادارے نے پانچ ڈیپارٹمنٹس اور ان کے متعلقہ نگران Chairmans متعین نہیں کئے۔ اللہ غریق رحمت کرتے جناب پروفیسر ڈاکٹر افضل شیخ صاحب سابقہ ڈین، فیکلٹی آف فارمیسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور کو، جنھوں نے بہترین رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیئرمین شپ سے دست بردار ہوکر اپنے ساتھی پروفیسر ڈاکٹر نعیم انور مظفر صاحب کو ساتھ چلنے، پیشۂ فارمیسی کو ترقی دینے اور تعلیم وتدریس کو پروان چڑھانے کی راہیں ہموار کیں۔ شاید یہ محترم وشفیق اساتذہ پیشۂ فارمیسی کی رواداری بھی اپنے ساتھ ہی اس جہان فانی سے لے گئے ہیں۔ جن کی مغفرت کیلئے ہم دعاگو ہیں۔ ورنہ آج ادارہ بھی وہی ہے۔ انکے دور کے جانشین اساتذہ بھی وہی ہیں۔ مگر اس عظیم روائت کو قائم رکھنے، اعلیٰ انسانی قدروں کو زندہ رکھنے کا حوصلہ فوت ہوچکا ہے۔ یہاں تین پروفیسرز اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے۔ مگر پرنسپل اور ڈین کی دونوں عہدوں پر ایک ہی شخصیت قابض ہے۔ جو کسی بھی قیمت پر اپنے اختیارات کو وسیع تر پیشہ ورانہ مفاد کیلئے کم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ HEC اور فارمیسی کونسل کے تمام تر احکامات کو رد کرتے ہوئے، فارمیسی برادری کے تقاضوں کے خلاف، تدریسی اصولوں کے منافی، اور پیشہ ورانہ ترقی وبہتری کے تمام امکانات کو قتل کرتے ہوئے، اپنے شخصی وذاتی مفادات کو ترجیح دینگے۔ اپنے اختیارات واقتدار کو تا قیامت قائم ودائم رکھنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم فارمیسی کے تعلیمی اداروں کا جائزہ لیں تو یہاں بھی ایک مخصوص گروہ نظر آئے گا جو ایک تسلسل اور ڈھٹائی کے ساتھ "میثاق جمہوریت" کی طرح ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ جو فلسفہ تعلیم اور اصول تدریس کے منافی ہے۔ چنانچہ ہم ارباب اختیار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تعلیمی معیار اور پیشہ ورانہ ہنرمندی کی بالادستی ہونی چاہیئے۔ ادویات وصحت کے مضامین کے تمام تر پہلوؤں کا احاطہ کرنے کو ترجیح حاصل ہونی چاہیئے۔ بیرونی امتحانات (external evaluation) کے بنیادی تصور اور اصولی افادیت کو ہرگز فراموش نہیں ہونا چاہیئے۔ ممتحن (examiner) کی رائے Jugdement مقدم وافضل ہونی چاہیئے۔ سربراہان اداراجات کے اختیارات کے ناجائز استعمال کی بازپرس ہونی چاہیئے۔ کسی مضمون کو پڑھائے بغیر محض پیسے بٹورنے کیلئے سرکاری ودفتری فہرست میں نام ڈلوا کر خزانے سے اپنے حصے کی ناجائز رقم وصول

کرنے کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے ۔اپنے سٹاف کو پکے پکائے کھانے کی طرح تحقیقی مکالہ پیش کرنے اور دستخط کر کے ملنے والی رقم کو کسی خدائی تحفہ کی طرح تقسیم کرنے پر پابندی ہونی چاہئے۔اسکے ساتھ ساتھ دفتری و سرکاری اخراجات کو ان کے حقیقی مداعات میں ہی خرچ ہونا چاہیے۔ چند ہزار ماہانہ مشاہیر کے لئے، متعلقہ کام نہ کرنے کے باوجود، خود ہی کا نگران Coordinator بنالینے پر پابندی ہونی چاہیے۔ مزید براں کئی اداروں میں طرفہ تماشہ یہ بھی دیکھا گیا کہ جناب سر براہ ادارہ نے سٹڈی بورڈ Faculty/ Research/ Study Board اور اعلیٰ تحقیقی بورڈ Advance Stud Board کو گھر کی لونڈی بنا کر رکھا ہوا ہے۔جب دل چاہے موم کی ناک کی طرح موڑ لیتے ہیں۔جس کے ممبران کی حیثیت مٹی کے مادھو، مشینی ربوٹ Remote control robot یا پتھر کے صنم سے زیادہ نہیں۔اور جناب سربراہ ادارہ اپنے ذاتی و شخصی مفادات کیلئے عجیب وغریب فیصلے کر جاتے ہیں۔جو یقیناً تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں۔تعلیم، متعلم اور تعلیمی اداروں کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔اور شائد اس میں ملوث افراد کے لئے بھی زندگی کے کسی حصے میں ضمیر کے جاگنے یا اللہ کے ہدایت دینے پر شرمندگی وندامت کا باعث بن جاتے ہیں۔

پاکستان کے سرکاری فارمیسی اداروں کی بنیادی معلومات اور اساتذہ کی تفصیل۔

یونیورسٹی اور ادارہ	وائس چانسلر	ڈین	چیئرمین	پروفیسر	اسوسی ایٹ پروفیسر	اسسٹنٹ پروفیسر	لیکچرار
شعبہ فارمیسی،فیکلٹی آف فارمیسی اینڈ الٹرنیٹو میڈیسن،اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔	ڈاکٹر قیصر مشتاق	ڈاکٹر محمود احمد	ڈاکٹر نوید اختر	2	4	9	8
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف فارمیسی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔	ڈاکٹر سید خواجہ القمہ	ڈاکٹر خالد حسین جانباز	ڈاکٹر بشیر احمد چوہدری	5	1	4	10
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف فارمیسی، یونیورسٹی آف سرگودہا۔	ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری	ڈاکٹر ساجد بشیر	ڈاکٹر ساجد بشیر	2	0	11	9
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف لائف اینڈ انوائرمنٹل سائنسز، یونیورسٹی آف پشاور۔	ڈاکٹر محمد رسول جان	ڈاکٹر عامر نواز خان	ڈاکٹر محمد سعید	6	2	5	6
شعبہ فارمیسی، فیکلٹی آف بیالوجیکل سائینسز، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔	ڈاکٹر محمد جاوید	ڈاکٹر اصغری بانو	ڈاکٹر گل مجید خان	1	0	11	2

پاکستان میں اگر کہیں بین الاقوامی معیار کا تعلیمی نظام مروج ہے تو وہ فیکلٹی آف فارمیسی، کراچی یونیورسٹی، کراچی ہے۔جس کا ہم پہلے بھی مختلف مواقع پر اعتراف کر چکے ہیں۔اس کی مزید تفصیل درج ذیل جدول Table میں بیان کی گئی ہے۔

٭ عزیز فارماسسٹ ساتھیو! اگر ہم عمیق نظر سے دیکھیں تو یونیورسٹی کالج آف فارمیسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور اور ایسے تمام ادارے جہاں فارمیسی کے پانچ تدریسی شعبہ جات بنانے کی مخالفت پائی جاتی ہے۔وہاں پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA پر قابض پروفیشنل گروپ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوگا۔جو کسی بھی قیمت پر اپنے غیر قانونی ذاتی و شخصی مفادات پر آنچ نہیں آنے دے گا۔یونیورسٹی کالج آف فاریسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور عرصہ دراز سے پروفیشنل گروپ کی آماجگاہ چلی آ رہی ہے۔یہاں کے معتبر اساتذہ کسی صورت پانچ اصولی تدریسی شعبہ جات نہیں بننے دینگے۔کبھی اپنے اختیارات واقتدار میں کمی اور دنیاوی و مادی مفادات کے نقصان کو برداشت نہیں کرینگے۔یہ لوگ کبھی پیشہ ورانہ مفادات کا تحفظ اور قوم کو معیاری ادویاتی نظام کے بنیادی خدوخال نہیں دینگے۔انکے موجودہ سر براہ ادارہ کے ساتھ دیگر اساتذہ بھی ایسے کسی بھی طرح کے ارادے سے الاماشاءاللہ احتراز

فرمائنگے۔اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے معتبر اساتذہ کا بھی پروفیشنل گروپ سے اچھا ملن ورتن ہے۔جنہوں نے پانچ تدریسی شعبہ جات سے فرار کا دانشمندانہ طریق کار اختیار کیا۔ بہاؤالدین زکریایونیورسٹی، ملتان کے نمایاں اساتذہ اگرچہ اپنے تعلیمی ملازمت کے آخری دور میں ہیں۔مگر پھر بھی اپنے ذاتی مفادات کو اجتمائی مفادات پر ترجیح دینگے۔کچھ ایسی ہی سے صورتحال آپکو یونیورسٹی آف سرگودہا، قائداعظم یونیورسٹی اور گومل یونیورسٹی کی ہے۔چنانچہ اس حالات میں فارمیسی کونسل آف پاکستان یقیناً بہت کچھ کرنا چاہتی ہے۔مگر بدقسمتی پیشہ ورانہ تنظیمیں، اساتذہ اور تعلیمی ادارے Faculty and teaching institutions اس کا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں۔اور شائد فارمیسی کونسل کو بھی ان کو ساتھ چلانے کے حوالے سے کچھ تحفظات ہوں۔

فیکلٹی آف فارمیسی، یونیورسٹی آف کراچی کی بنیادی معلومات اور اساتذہ کی تفصیل۔

وائس چانسلر: پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر؛ ڈین: پروفیسر ڈاکٹر غزالہ رضوانی

شعبہ	چئرمین/چئر پرسن	پروفیسر	اسوسی ایٹ پروفیسر	اسسٹنٹ پروفیسر	لیکچرار
فارماسوٹیکل کیمسٹری	ڈاکٹر فیاض ایم وید	2	2	5	3
فارماسوٹیکس	ڈاکٹر ایم حارث شعیب	3	0	5	2
فارماکوگنوسی	ڈاکٹر سید وسیم الدین احمد	3	1	1	2
فارماکالوجی	ڈاکٹر راحیلہ نجم	1	1	5	4
	کل تعداد	4	9	16	11

چنانچہ فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان) اور فارماسسٹ الائنس (پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن) جناب ممنون حسین صاحب صدر پاکستان، جناب میاں نواز شریف صاحب وزیراعظم پاکستان، جناب میاں شہباز شریف صاحب وزیراعلیٰ پنجاب، اور پنجاب ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے قانون وانصاف کی بالادستی کا مطالبہ کرتے ہیں۔فارمیسی کونسل آف پاکستان، HEC اور بین الاقوامی پیشہ ورانہ اداروں کے مجوزہ پانچ تعلیمی وتحقیقی شعبہ جات بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔فیکلٹی آف فارمیسی، یونیورسٹی آف کراچی کے مندرجہ ذیل کے ماڈل پاکستان کے دیگر اداروں میں نفاذ کا تقاضا کرتے ہیں۔

فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان)

فارماسسٹ الائنس (پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن)

www.pharmarev.com

www.pharmacistfed.wordpress.com